بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | جمعرات ۲۵ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ ۲۳ ظہور ۱۳۶۳ ہش ۲۳ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۹۴

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۲ ظہور/اگست حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پسلیوں اور کمر میں شدید درد ہے جس کی وجہ سے سانس لینے میں دشواری محسوس ہوتی ہے

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ کے مقربین کیلئے مصائب انعام کے رنگ میں ہو جاتے ہیں

ان کو ایسی جگہوں سے رزق دیا جاتا ہے جہاں سے انکے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا

ان کو اور انکی اولادوں در اولادوں کو بھی عذاب نہیں دیا جاتا وہ تو اللہ کے حرم میں داخل شدہ سمجھے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے مقربین کی علامات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"اور ان کی علامات سے یہ ہے کہ وہ شراب طہور پیتے چلے جاتے ہیں اور ان کے دل نور سے بھر دیئے جاتے ہیں تو ان کے چہروں پر اللہ کی طرف سے عزت کا نشان اور سرور دیکھے گا اور وہ اللہ کے ہاتھوں سے نعمتیں پاتے ہیں۔

اور ان کی علامات سے یہ ہے کہ ان کو دل کی قوت خاص طور پر دی جاتی ہے وہ ایسے جنگلوں میں سے مشکلات برداشت کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں جہاں سے صرف مضبوط دل والا آدمی گزر سکتا ہے وہ اپنے نفسوں کو اللہ قدیر کی رضا کی خاطر ذبح کر ڈالتے ہیں اور تو اس کی وجہ سے جو وہ کرتے ہیں انکو تھکا ہوا نہ پائے گا۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے اموال آسمان میں جمع کر رہے ہیں جہاں سے کوئی چور چرا نہیں سکتا اور لوٹ نہیں سکتا اور ان کی علامات سے یہ ہے کہ وہ خدائے غفار کے ہاتھوں سے صاف کی ہوئی اور نچوڑی ہوئی ایک قوم ہوتی ہے۔ وہ اپنے رب سے بغیر دوسروں کی وساطت کے سکھلائے جاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں انکو دیا جاتا ہے۔ وہ سبز یا تر شاخوں کی طرح ہوتے ہیں جن کو چرواہا اپنے محجن کے ساتھ اتارتا ہے۔ وہ کچے پتوں کی طرح نہیں ہوتے جو خود بخود جھڑ جاتے ہیں اور ضائع ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہیں اور کوئی حجاب درمیان میں نہیں ہوتا۔" (ترجمہ از عربی تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۰)

"اور ان کی علامات سے یہ ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں خوب دوڑتے ہیں اور کوئی لگام ان کو روک نہیں سکتی۔ ان کے سینوں میں ایک آگ بھڑک رہی ہوتی ہے۔ پس وہ اس کو اور تیز کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے بڑے بڑے امور کو برداشت کرتے ہیں۔ اس آگ کی وجہ سے وہ ایسے خارق عادت کام کرتے ہیں جو لوگوں کو تعجب میں ڈالتے ہیں اور ان کی عقلوں اور فہموں کو حیران کر دیتے ہیں۔ تو ان کے اعمال میں تیزی یا سستی پائے گا نہ کہ سستی اور ٹھہر جانا۔ اسے سننے والے اگر تو یہ تعجب کرے تو تو اہلِ بصیرت سے نہیں ہے اور ان کی علامات سے یہ ہے کہ انکو عذاب

(باقی صفحہ ۷ پر)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بھانجے اور بھانجی عزیزم ڈاکٹر انوار الدین صاحب و عزیزہ وسیم عطا صاحبہ آف کانونا بیجریا کو ایک بچی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ نومولود محترم برادرم ڈاکٹر نثار الدین صاحب مرحوم آف کانونا بیجریا کا پہلا پوتا ہے اور محترم برادرم چوہدری عطاء النبی صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود و احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود پر اپنے خاص الخاص فضل فرمائے اور بچہ کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ لمبی عمر سے نوازے اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے آمین۔

(چوہدری لبنیٰ احمد ایڈووکیٹ کھاریاں ضلع گجرات)

اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کرو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"دعا کرنے والا اپنے آپ کو اپنے بھائی کی خیر خواہی کے لئے اس طرح مشقت میں ڈالے جیسا کہ وہ اپنی ذات کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایسا ہی اہتمام کرے اور بے چین ہو جیسے اپنے لئے بے چین اور مضطرب ہوتا ہے اور وہ اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان کوئی فرق نہ کرے اور پورے دل سے اس کا خیر خواہ بن جائے گویا اللہ تعالیٰ تاکیدی حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے بندو! بھائیوں اور محبوں کے ایک دوسرے کو تحائف دینے کی طرح دعا کا تحفہ دیا کرو اور انہیں شامل کرنے کے لئے اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کرو اور اپنی نیتوں میں وسعت پیدا کرو اپنے نیک ارادوں اپنے بھائیوں کے لئے بھی گنجائش پیدا کرو۔ اور باہم محبت کرنے میں بھائیوں، باپوں اور بیٹوں کی طرح بن جاؤ۔"

(کرامات الصادقین۔ صفحہ ۸۰)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۵ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۲۳ ظہور ۱۳۶۳ ہش

اللہ تعالیٰ کی دو قدیم سنتیں اور انکی کارفرمائی

اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سنت ہے کہ وہ اپنی کسی جماعت پر جس قدر عظیم ذمہ داری ڈالتا ہے اُس ذمہ داری کی عظمت کے مطابق اسے ادا کرنے کی اہلیت اور ہمت اور طاقت بھی اُس جماعت کو ضرور عطا کرتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنی قائم کردہ کسی جماعت پر کوئی ذمہ داری تو عائد کر دے لیکن اسے ادا کرنے کی ہمت اور طاقت اور اہلیت عطا نہ کرے۔ اسے ہر قدرت حاصل ہے۔ کسی کو ہمت اور طاقت اور اہلیت عطا کرنے پر بھی وہ پوری طرح قادر ہے۔ وہ اگر کسی پر کوئی ذمہ داری ڈالتا ہے تو اپنی قدرت کاملہ سے اُس ذمہ داری کو ادا کرنے کی ہمت اور طاقت اور اہلیت سے اُس کو بہرہ ور ضرور کرتا ہے۔ اپنی اِس سنت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ فرماتا ہے:۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا

(البقرہ آیت ۲۸۷)

اللہ کسی پر اُس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔

اِس سے یہ امر مستنبط ہوتا ہے کہ وہ کسی پر جتنا عظیم بوجھ ڈالتا ہے اس کے مطابق اسے طاقت بھی ضرور عطا کرتا ہے کیونکہ بوجھ ڈالنے والا بھی وہی ہے اور طاقت کا عطا کرنے والا بھی وہی ہے۔ اگر اس کا یہ مطلب لیا جائے کہ وہ ہر کسی کی طاقت کے مطابق اُس پر بوجھ ڈالنے کا پابند ہے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ طاقت کا دینے والا کوئی اور ہے اور بوجھ ڈالنے والا کوئی اور، جو بالبداہت غلط ہے۔ اس سے مراد یہی ہے کہ جتنا بوجھ وہ کسی پر ڈالتا ہے اس کے مطابق طاقت بھی اس کو ضرور عطا کرتا ہے۔ اسی طرح مومن جب یہ دعا کرتے ہیں کہ

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ

(البقرہ آیت ۲۸۷)

اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔

تو اِس سے مراد یہی ہوتی ہے کہ اے خدا جتنا بوجھ تُو ہم پر ڈالنا چاہتا ہے اس کے مطابق طاقت بھی ہمیں عطا کرتا چلا جا۔ ایسا نہ ہو کہ اپنی سستی اور غفلت سے ہم اِس قابل نہ رہیں کہ ہمیں تیری جناب سے طاقت عطا ہو اور ہم شومئی قسمت سے بوجھ اٹھانے سے محروم رہ جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کی یہ بھی ایک سنت ہے کہ وہ اپنی کسی جماعت کو جتنی عظیم کامیابی عطا کرنا چاہتا ہے اتنے ہی عظیم امتحان اور ابتلاء میں سے اسے ضرور گزارتا ہے۔ اُس عظیم امتحان اور ابتلاء میں سرخرو ہونے کے بعد ہی وہ عظیم کامیابی اسے ملتی ہے یہی مفہوم ہے ان آیات کریمہ کا:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝

(الم نشرح آیات ۶-۷)

پس (یاد رکھ) اِس تنگی کے ساتھ ایک بڑی کامیابی مقدر ہے (ہاں) یقیناً اِس تنگی کے ساتھ ایک (اور بھی) بڑی کامیابی مقدر ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان پر ڈالے جانے والے بوجھ کے مطابق انہیں طاقت ضرور عطا کرتا ہے۔ اُسی طرح وہ جتنا عظیم ابتلاء ان کے لئے مقدر کرتا ہے اس کے مطابق صبر و ثبات کی قوتوں سے بھی انہیں ضرور نوازتا ہے یا بالفاظ دیگر یوں کہہ سکتے کہ وہ اپنے بندوں کو صبر و ثبات کی جتنی عظیم قوتیں عطا کرتا ہے۔ ان کے مطابق ہی وہ ان پر ابتلاء بھی لاتا ہے۔ تاکہ ان ابتلاؤں میں سے سرخرو ہو کر وہ اتنی ہی بڑی کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار ہوں۔

اِس آخری زمانہ میں احمدیت یعنی اصل اور حقیقی دین خالص کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی عظیم ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اور اس کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمت و حوصلہ اور قربانی و ایثار کی عظیم قوتیں عطا کی ہیں اسی لئے اپنی ظاہری کمزوری، اور بے بضاعتی کے باوجود دین حق کو تمام بر اعظموں میں سربلند کرنے کی غیر معمولی توفیق ہمیں ملتی چلی آ رہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے صبر و ثبات اور عزم و استقلال کی عظیم قوتوں سے بھی ہمیں بطور خاص نوازا ہے تاکہ اس کی قدیم سنت کے بموجب عظیم سے عظیم تر کامیابیوں سے ہمکنار ہونے کے لئے درمیانی زمانہ میں جو مہیب ابتلاء پیش آنے مقدر ہیں ان میں سرخرو ہو کر ہم ہر ابتلاء کے بعد پہلے سے بڑھ کر کامیابیوں سے بہرہ ور ہوتے چلے جائیں اور اس طرح ابتلاؤں سے گزر گزر کر ہم شاہراہ غلبۂ دین حق پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اور اُس وقت تک دم نہ لیں جب تک کہ ہم پورے کرۂ ارض پر دین حق کے کامل غلبہ کی آخری منزل سر نہ کر لیں۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو غلبۂ دین حق کی راہ میں مہیب ابتلاؤں کا پیش آنا ظاہری لحاظ سے تکلیف کا موجب ہونے کے باوجود ہماری خوش بختی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ابتلاؤں کا پیش آنا اس امر کی علامت ہے کہ مولا کریم نے ہمیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

ثنا کرو کہ ثنا رائیگاں نہیں جاتی

کسی کو دولتِ فصلِ خطاب دیتے ہیں
کسی کو نعمتِ رفعِ حجاب دیتے ہیں

نگاہِ لطف سے رہتا نہیں کوئی محروم
وہ سب کو حُسنِ عمل کا ثواب دیتے ہیں

یتیم کو جو بناتے ہیں سرورِ کونینؐ
تو اُمیوں کو وہ اُمّ الکتاب دیتے ہیں

کُشادہ دستیٔ اہلِ کرم کا کیا کہنا
بلا طلب ہی نہیں، بے حساب دیتے ہیں

نگاہ اُٹھے تو اُن کی طرف ہی اُٹھتی ہے
کچھ اِس ادا سے وہ جامِ شراب دیتے ہیں

ثنا کرو کہ ثنا رائیگاں نہیں جاتی
دعا کرو کہ دعا کا جواب دیتے ہیں

وہ زخم جو کہ مبشرؔ رفو نہیں ہوتے
عجیب بہار عجیب آب و تاب دیتے ہیں

(مبشر احمد راجیکی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمازِ تہجد اور دیگر نوافل کی اہمیت و ضرورت اور برکات

مکرم سلطان احمد پیر کوٹی صاحب - ربوہ

اللہ تعالیٰ نے عبادات میں خواہ وہ مالی ہوں یا جانی یا وقتی، فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل بھی رکھے ہیں اس نے اگر دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں تو ان کے ساتھ بعض نفلی نمازیں بھی بتادیں - فرض نمازوں کے آگے اور پیچھے بعض نفل مقرر کر دیئے - زکوٰۃ واجب کی تو ساتھ بعض صدقات بھی مقرر کر دیئے اس میں حکمت یہ تھی کہ انسان فطرتاً ضعیف اور کمزور پیدا ہوا ہے -

خلق الانسان ضعیفا

انسان میں کمزوری غفلت اور سستی پائی جاتی ہے اس لیے بسا اوقات فرائض ادا کرنے میں اس سے غفلت سرزد ہو جاتی ہے - یا اگر وہ فرائض ادا کر لیتا ہے تو اس میں کوئی نہ کوئی نقص واقع ہو جاتا ہے - مثلاً نماز ہے ممکن ہے اس کی کسی غلطی کی وجہ سے کوئی نہ کوئی نماز ردی ہو گئی ہو اور قیامت کے دن اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے اس کمی کو پورا کرنے کے لیے نوافل مقرر ہیں - اگر انسان فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل بھی ادا کرتا ہے تو فرائض میں کمی یا کوتاہی کا تدارک ہو جاتا ہے -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا انسان سے محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی اور اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا -

"فان انتقص من فریضتہ شیٔ قال الرب عز وجل انظروا ھل لعبدی من تطوع فیکمل بھا ما انتقص من الفریضۃ - ثم سائر اعمالہ علیٰ ھذا" (ترمذی)

اگر اس کے فرائض میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا - دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں - اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی - اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا - اور ان کا جائزہ لیا جائے گا -

سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ نے نوافل کی حکمت اور ضرورت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"جو شخص فرائض کو پوری طرح ادا کرے وہ کامیاب ہو جاتا ہے مگر محتاط اور دور اندیش انسان صرف فرائض کی ادائیگی پر ہی نہیں رہتا بلکہ وہ نوافل میں بھی قدم رکھتا ہے تاکہ اگر فرائض کے ادا کرنے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ اس طرح پوری ہو جائے مثلاً دن رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا فرض ہیں - ایک ایسا شخص جو یہ نمازیں تو ادا کرتا ہے مگر نوافل نہیں پڑھتا ممکن ہے کہ اس کی ایک نماز ایسی ادا ہوئی ہو جو اس کی غلطی کی وجہ سے ردی ہو گئی ہو اور قیامت کے دن اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا ..... تو بعض اوقات ایسے نقص ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے نماز قبول نہیں ہوتی - لیکن وہ شخص جو فرض نماز کے ساتھ نوافل بھی ادا کرتا ہے اس کی اگر کوئی نماز قبول نہ ہو تو نوافل اس کو کام دے سکیں گے اور اس کی کمی کو پورا کر دیں گے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ کوئی شخص ایسا امتحان دینے کے لیے جائے جس میں پاس ہونے کے لیے صرف ۵۰ نمبر حاصل کرنے کی شرط ہو اور وہ مل کر اتنے سوال حل کر آئے جس کے پچاس ہی نمبر ہوں اور یقین کرے کہ میں پاس ہو جاؤں گا یہ اس کی غلطی ہوگی کیونکہ ممکن ہے کہ اس کا کوئی سوال غلط نکل جائے اور اسے پچاس نمبر پورے حاصل نہ ہو سکیں اور وہ فیل ہو جائے اس لیے جو ہوشیار اور سمجھدار طالب علم ہوتے ہیں وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ انہیں جو سوال آتے ہیں وہ بھی اور جو نہ آتے ہوں وہ بھی سارے حل کر آتے ہیں کہ شاید سب کے نمبر ملا کر پاس ہو سکیں - پھر اگر کوئی سفر میں چلے اور اندازہ کرے کہ مجھے اس قدر خرچ درکار ہوگا اور اسی قدر اپنے ساتھ لے لے تو بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کا اندازہ غلط نکلتا ہے اور اسے سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اس لیے ہوشیار اور عقلمند لوگ اندازہ سے کچھ زیادہ لے کر چلتے ہیں تاکہ اتفاقی اخراجات کے وقت تکلیف نہ ہو تو نوافل اتفاقی اخراجات کی طرح ہوتے ہیں اور نہایت ضروری ہیں اس لیے ان کو ادا کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے" (ذکرِ الٰہی)

نفل کیا ہیں

نَفَلَ کے معنی ہیں حصہ سے زائد دینا - عطیہ دینا اور نَفَلٌ واجبات اور ضروریات سے زیادہ کام کو کہتے ہیں - حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ان پر ہوں) فرماتے ہیں

نفل سے مراد یہ ہے کہ "خدمت مقرر کردہ میں زیادتی کی جاوے"

(البدر ۱۶ اگست ۱۹۰۴ء)

"نوافل صرف نماز سے ہی مختص نہیں بلکہ ہر ایک حسنات میں زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے" (ایضاً البدر ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء)

"نوافل ہر شے میں ہوتے ہیں - فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ سب نوافل میں داخل ہے" (بدر ۸ نومبر ۱۹۰۵ء)

نیز فرماتے ہیں:-

"انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں - ایک فرائض دوسرے نوافل - فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہے جیسے قرض کا اتارنا یا نیکی کے مقابل میں نیکی - ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں یعنی ایسی نیکی جو اس حق سے فاضل ہو جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا - یہ نوافل ہیں یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

نوافل اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہیں

نوافل بہت اہم ہیں - نوافل خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنتے ہیں یعنی نجات کے علاوہ اعلیٰ درجات حاصل کرنے کا موجب بنتے ہیں ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کے ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی شان نظر آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے جو سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے منظور کرتا ہے جو دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوافل کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا ہے

مَنْ عَادَی لِیْ ولیاً فقد اٰذَنْتُہٗ بالحرب وما تقرّب الیّ عبدی بشیٔ احبَّ الیّ مِمَّا افترضتُہٗ علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتّٰی احبَّہٗ فَاِذا احببتُہٗ کنتُ سمعہ الّذی یسمع بہ وبصرہ الّذی یبصر بہ ویدہ الّتی یبطش بھا ورجلہ الّتی یمشی بھا ولئن سألنی لاعطینّہ ولئن استعاذنی لاعیذنّہٗ

(بخاری)

جس شخص نے میرے کسی ولی سے عداوت کی تو میں اسے خبردار کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جائے اور نہیں قرب حاصل کیا میرے بندے نے کسی ایسی چیز کے ساتھ جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو جو میں نے اس پر عائد کئے ہیں اور نوافل کے ذریعہ میرا بندہ مجھ سے اس قدر قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے - میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور دونگا اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دونگا -

گویا نوافل انسان کو ایسے مقام پر پہنچا دیتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر لے لیتا ہے وہ اس کا ایک حد تک مظہر بن جاتا ہے - پس اگر کوئی اللہ کا قرب چاہتا ہے اس کے نزدیک بلند مقام حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ نوافل پر زور دے - حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ پر ہوں) اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تھوڑا سا کر کے سست ہو جاتا ہے لیکن مومن زیادتی کرتا ہے ..... مومن محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ان نوافل کی فکر میں لگا رہتا ہے اس کے دل میں ایک درد ہوتا ہے - جو اسے بیچین کرتا ہے اور وہ دن بدن نوافل و حسنات میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے - اور بالمقابل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ بھی اس کے قریب ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خدا تعالیٰ کے سایہ تلے آجاتا ہے۔ اس کی آنکھ خدا تعالیٰ کی آنکھ۔ اس کے کان خدا تعالیٰ کان ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ کسی معاملہ میں خدا تعالیٰ سے مخالفت نہیں کرتا۔ ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کی زبان خدا تعالیٰ کی زبان اور اس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہو جاتا ہے"

(البدر ۱۶ر اگست ۱۹۰۴ء)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"نوافل متمم فرائض ہیں نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف پیدا ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ اب پورا ہو جائے یہی وہ راز ہے کہ جو نوافل کو قربِ الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلّل اور انقطاع کی حالت اس میں بھی پیدا ہوتی ہے۔۔۔ ۔۔۔ پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے بلکہ خدا خود فرماتا ہے کہ میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشا ہوتا ہے وہیں اس کی نظر پڑتی ہے صادق موت کا بھروسہ نہیں رکھتا اور خدا سے غافل نہیں ہوتا ان کے کان ہو جاتا ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسولؐ کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں وہ سن نہیں سکتے اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے اور ایسی مجلسوں میں نہیں جاتے ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ نامحرم کی آواز سن کر برے خیالات کا پیدا ہونا ناواللاذن ہے۔ اسی لیے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے ۔۔۔۔۔۔۔ پھر فرماتا ہے ہو جاتا ہوں ان کے ہاتھ، بعض اوقات انسان ہاتھوں سے بہت بے رحمی کرتا ہے خدا فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بیجا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر خدا فرماتا ہے کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں ۔۔۔۔۔۔۔۔ غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے پھر من عادی لی ولیاً فقد بارزنہ بالحرب جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اس کو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا لے جائے اس پر جھپٹتا ہے۔" (الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۰ء)

اسلام نے فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں کچھ نوافل رکھے ہیں، ضرورت اور دعا کی خاطر غیر ممنوعہ اوقات میں جب چاہے کوئی نفل ادا کر سکتا ہے بعض نفل نمازیں بھی ہیں جن میں سے بعض وقتی ہیں مثلاً نماز استسقاء ہے یعنی اللہ سے بارش طلب کرنے کے لیے نفل نماز۔ نماز تسبیح ہے نماز عیدین ہے بعض نفلی نمازیں روزانہ پڑھی جا سکتی ہیں مثلاً صلوٰۃ الضحیٰ یعنی چاشت کی نماز اور نماز تہجد جو رات کو کچھ وقت سو کر اور پھر نیند سے بیدار ہو کر پڑھی جاتی ہے۔ نفل نمازوں میں اس آخر الذکر نماز کو بہت اہمیت حاصل ہے جماعت احمدیہ میں اس نماز کو ادا کرنے پر بہت زور دیا جاتا ہے:۔

نماز تہجد کیا ہے

تہجد الرجل کے معنے ہیں رات کو سویا۔ یا رات کو جاگا۔ رات کو سو جانے کے بعد بیدار ہوا اور نماز پڑھی تہجد رات کو نماز اور المتہجد کے معنی ہیں رات کو نماز پڑھنے کے لیے نیند سے جاگنے والا گویا تہجد کی نماز سے پہلے سونا ضروری ہے راتوں کو جاگنے کے چلّے کاٹنا اور عبادت کرنا شریعت کے منشاء کے خلاف ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپؐ ہمیشہ پہلی رات سوتے تھے اور آخر رات میں تہجد کی نماز ادا کرتے تھے۔

تہجد کے متعلق ارشاد خداوندی

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

(بنی اسرائیل: ۸۰)

اور رات کو بھی تو اس یعنی قرآن کے ذریعہ کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے (اس طرح پر) بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔

دوسری جگہ فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۔ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۔ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۔ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۔

(المزمل ع)

اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ اے چادر میں لپٹے ہوئے یعنی خدا کی رحمت کا انتظار کرنے والے راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کر جس سے ہماری مراد یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کر یعنی اس کا نصف یا نصف سے کم کر دے یا اس پر کچھ بڑھا دے بعض راتیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں ان میں رات کا صرف تھوڑا حصہ صحت کو مدنظر رکھ کر جاگا جاتا ہے لیکن فرماتا ہے جب دن کے برابر راتیں ہوں تو نصف جاگا کرو اور نصف سویا کرو اور جب لمبی راتیں ہوں تو زیادہ حصہ رات کا جاگا کرو اور تھوڑا حصہ سویا کرو۔ فرمایا۔ قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر ہم تجھ پر ایسا کلام اتارنے والے ہیں جو ذمہ داری کے لحاظ سے بہت بوجھل ہے رات کا اٹھنا نفس کو پیروں تلے مسلنے کا سب سے کامیاب نسخہ ہے اور رات کو جاگنے والے کو سچ کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔

نیز فرمایا:۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ

(ھود: ۱۱۵)

اے مخاطب تو دن کے دونوں طرفوں اور نیز رات کے مختلف اوقات میں عمدگی سے نماز ادا کیا کر یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں یہ تعلیم اللہ کی یاد رکھنے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

تہجد سے متعلق ارشادات نبویؐ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس نماز کی ادائیگی پر زور دیا ہے۔ چنانچہ حضرت بلالؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ

رات کے قیام کو لازم پکڑو کہ یہ تم سے پہلے سب صالحین کا طریق اور عادت تھی۔ آپؐ اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہمیشہ نماز تہجد ادا فرماتے رہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہے

لا تدع قیام اللیل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدعہ وکان اذا مرض او کسل صلی قاعداً

(ابوداؤد)

اے مخاطب تم قیام لیل یعنی نماز تہجد کو کبھی نہ چھوڑنا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہمیشہ ادا فرماتے تھے آپؐ جب بیمار ہوتے یا طبیعت کسل مند ہوتی تب بھی آپؐ اسے نہ چھوڑتے ہاں اس وقت یہ نماز بیٹھ کر ادا فرماتے۔

حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوم او یصلی حتّٰی ترم قدماہ او ساقاہ فیقال لہ فیقول افلا اکون عبداً شکوراً۔ (بخاری)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بڑا لمبا قیام فرماتے یا کہا آپؐ اتنی لمبی نماز ادا فرماتے کہ آپؐ کے دونوں پاؤں (یا کہا دونوں پنڈلیاں) متورم ہو جاتے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ معاف نہیں کر دیئے۔ تو فرمایا کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی نصیحت

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ پر ہوں) نے فرمایا ہے

"چاہیئے کہ ہر شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے۔" (الحکم ۲۹ر جولائی ۱۹۰۱ء)

"تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔" (بدر ۲۳ر نومبر ۱۹۱۱ء)

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم پکڑے۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیتِ دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ر مارچ ۱۹۰۲ء)

نماز تہجد کی افضلیت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ رات کو اٹھ کر جو شخص نماز ادا کرتا ہے اس میں ریا کا کوئی شائبہ نہیں ہو سکتا۔ اس وقت میٹھی نیند کو چھوڑ کر وہی شخص نماز ادا کرتا ہے جس میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو۔ احادیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل۔ (ترمذی)

فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز یعنی نماز تہجد ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:۔

احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد واحب الصیام الی اللہ صیام داؤد وکان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ والصوم یوماً ویفطر یوماً۔ (بخاری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب نمازوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی تھی۔ اور روزوں میں بھی اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے پسند تھے حضرت داؤد علیہ السلام نصف رات سوتے ایک تہائی عبادت کرتے اور پھر چھٹا حصہ رات کا آپ سوتے اور آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رات کو اپنے گھر والوں کو بھی نماز تہجد کے لیے جگاتے اگر اس نماز میں فضیلت نہ ہوتی تو آپ ایسا کیوں فرماتے حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

استیقظ لیلۃ فقال سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الفتنۃ ماذا انزل من الخزائن۔ من یوقظ صواحب الحجرات۔ رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاخرۃ (بخاری)

ایک رات جاگے تو فرمایا سبحان اللہ رات کو کیا کیا بلائیں اتریں (فتنوں اور بلاؤں کے اوقات مقرر ہوئے یا مجھ کو بتائے گئے) کیا کچھ رحمت اور عنایات کے خزانے اترے۔ کون حجرے والیوں (بیویوں) کو جگائے۔ لوگو۔ بہت عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں لباس پہنے ہوئے ہیں اور آخرت میں ننگی ہیں۔

بلکہ آپؐ نے یہاں تک فرمایا کہ خاوند تہجد کے لیے اپنی بیویوں کو جگائیں اور بیویاں خاوندوں کو جگائیں اگر کوئی ان میں سے نہ اٹھے تو دوسرا اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے تا نیند کا خمار دور ہو۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں:۔

رحم اللہ رجلاً قام من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ فان ابت نضح فی وجھھا الماء۔ رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجھا فان ابی نضحت فی وجھہ الماء۔

(ابو داؤد)

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی نماز کے لیے اٹھائے اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

نماز تہجد کی افضلیت اس امر سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے لیے خاوند کا ادب بہت ضروری قرار دیا ہے لیکن نماز تہجد کے لیے اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنا بھی جائز اور روا رکھا ہے۔

نماز تہجد کے برکات و فوائد

۱۔ نماز تہجد نفس کو مارنے اور اس کے کچلنے کا اہم ذریعہ ہے اس سے نفس کو بہت وسیع اصلاح ہو جاتی ہے اور خاص طاقت اور قوت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً (المزمل)

راتوں کو اٹھ کر نماز تہجد ادا کرنا نفس کو پیروں تلے مسلنے کا سب سے کامیاب نسخہ ہے۔

۲۔ رات کو جاگنے والوں اور نماز تہجد ادا کرنے والوں کو سچ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے یعنی عبادت کی وجہ سے انسان کی روحانیت کامل ہو جاتی ہے اور وہ جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنے لگ جاتا ہے اَقْوَمُ قِیْلاً)

۳۔ نماز تہجد کی ادائیگی پر ہمیشگی اختیار کرنے والے کو مقام محمود پر فائز کیا جاتا ہے یعنی ایسے مقام پر کھڑا کیا جاتا ہے جس میں اس کی تعریف کی جاتی ہے جیسا کہ فرمایا:۔

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل)

بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔

سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس شخص کے دشمن زیادہ ہوں اور بدگو لوگوں کی تعداد بڑھ جائے اس کا علاج یہ نہیں کہ وہ ان سے اُلجھا پھرے بلکہ ایسے وقت میں انابت الی اللہ اور بارگاہِ الٰہی میں فریاد کرنا ہی ان فتنوں کو دور کرتا ہے بلکہ انابت الی اللہ بہت بڑھ جائے تو مذمت تعریف سے اور گالیاں دعاؤں سے بدل جاتی ہیں"

(تفسیر کبیر جلد ۳)

۴۔ نماز تہجد ادا کرنا ایمان کی علامت ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔

(السجدہ)

مومنوں کے پہلو ان کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں (یعنی نماز تہجد کے لیے) اور وہ اپنے رب کو اس کے عذابوں سے بچنے کے لیے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لیے پکارتے ہیں۔

۵۔ نماز تہجد کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی جنتوں میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم میں ارشادِ خداوندی ہے کہ متقی باغوں اور چشموں میں رہیں گے اور ان کا رب جو کچھ انہیں دیگا وہ لیتے جائیں گے۔ ان متقیوں کی ایک صفت یہ بیان کی کہ:۔

کَانُوْا قَلِیْلاً مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ۔ (الذاریات)

یہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے اور اس کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ۔ (ترمذی)

اے لوگو! تم سلام کو رواج دو۔ ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۶ تا ۱۰۔ ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ان قیام اللیل قربۃ الی اللہ ومنھاۃ عن الاثم وتکفیر السیئات ومطردۃ الداء عن الجسد

یعنی ۶۔ قیام لیل یعنی نماز تہجد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک ذریعہ ہے

ب۔ نماز تہجد گناہوں کے دور ہونے کا سبب ہے۔

ج۔ نماز تہجد انسان سے برائیوں کو دور کرتی ہے۔

د۔ نماز تہجد جسمانی بیماریوں کو انسان سے دور رکھتی ہے۔

۱۱ تا ۱۴۔ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ینزل اللہ تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا کل لیلۃ حین یمضی ثلث اللیل الاول فیقول انا الملک من ذا الذی یدعونی فاستجیب لہ من ذا الذی یسألنی فاعطیہ من ذا الذی یستغفرنی فاغفرلہ

(بخاری)

ہر رات جب اس کا پہلا تیسرا حصہ گزر جاتا ہے تو خدا تعالیٰ قریب کے آسمان پر اترتا ہے اور کہتا ہے میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اُسے قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اُسے دوں۔ کون ہے جو مجھ سے استغفار کرے تو میں اُسے بخش دوں۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز تہجد ادا کرنے والے کو قبولیتِ دعا کا شرف حاصل ہوتا ہے (ر من ذا الذی یدعونی فاستجیب لہ

ب۔ حصول مراد میں کامیابی ہوتی ہے۔

(من ذا الذی یسألنی فاعطیہ)

ج گناہوں کی مغفرت سے نوازا جاتا ہے۔

(من ذا الذی یستغفرنی فاغفرلہ)

۱۴۔ نماز تہجد ذاکرین اور ذاکرات میں شمول کا ذریعہ ہے یعنی جو شخص نماز تہجد ادا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے حضرت ابوسعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من استیقظ من اللیل وایقظ امرأتہ فصلیا رکعتین جمیعاً کتبا مع الذاکرین والذاکرات۔

جو شخص رات کو جاگے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے اور پھر دونوں اکٹھے دو رکعت نماز پڑھیں تو وہ ذاکرین اور ذاکرات ساتھ شامل کیے جائیں گے۔

نماز تہجد کب اور کیسے پڑھی جائے

نماز تہجد نصف شب کے بعد اور سو کر اٹھنے کے بعد پڑھنی چاہیے۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کا قیام اس وقت فرماتے جب مرغ اذان دیتا کہتے ہیں کہ پہلے پہل مرغ آدھی رات کے وقت اذان دیتا ہے۔ سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"نصف شب کے بعد کسی وقت پو پھٹنے سے پہلے پڑھی جا سکتی ہے مگر جیسا کہ تہجد کے معنی سے ظاہر ہے یہ نماز سو کر اٹھنے کے بعد پڑھنی چاہیے گو کسی وقت سونے کا وقت نہ ملے اور نصف شب گزر جائے تو یوں بھی پڑھ سکتا ہے مگر قرآن کریم نے جو اس کا نام رکھا ہے اس سے بھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق عمل سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ عشاء کے بعد آدمی سو جائے اور سونے سے اٹھ کر یہ نماز ادا کرے اس نماز کا روحانی ترقیات سے بہت گہرا تعلق ہے اور قرآن کریم میں اس کی خاص تعریف آتی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد اور جز واول)

یہ نماز آٹھ رکعت پر مشتمل ہے جو دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔

کان النبی یصلی من اللیل ثلاث عشر رکعۃ منھا الوتر ورکعتا الفجر۔ (بخاری)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت نماز ادا فرماتے۔ جن میں وتر اور نماز فجر کی دو سنتیں بھی شامل ہوتیں گویا اصل نماز تہجد ۸ رکعت ہوتی۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا یا رسول اللہ رات کی نماز کیسے پڑھیں آپؐ نے فرمایا:۔

مثنیٰ مثنیٰ فاذا خفت الصبح

فاوتر بواحدۃ ۔ (بخاری)

دو دو رکعت کرکے ۔ اور جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر سب کو طاق کرے ۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ پر ہوں) فرماتے ہیں :۔

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نوافل ادا کرتے آپ کثرت سے گیارہ رکعت پڑھتے آٹھ نفل اور تین وتر ۔ آپ کبھی ایک ہی وقت میں ان کو پڑھ لیتے اور کبھی اس طرح ادا کرتے کہ دو رکعت پڑھ لیتے اور سو جاتے اور پھر اٹھتے اور دو رکعت پڑھ لیتے اور سو جاتے غرض سو کر اور اٹھ کر نوافل اس طرح ادا کرتے جیسا کہ تعامل ہے اور جس کو اب چودھویں صدی گزر رہی ہے ۔

(البدر ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ تہجد کی نماز ادا تو ضرور کرنی چاہیئے مگر رات کو اٹھیں کیونکر ؟

سیدنا حضرت فضل عمر (نور اللہ مرقدہ) نے اپنی کتاب "ذکر الٰہی" میں بعض ایسے روحانی طریق بیان فرمائے ہیں جن سے رات کو اٹھنے میں مدد مل سکتی ہے ۔

یہ طریق اختصار کے ساتھ درج کیے جا رہے ہیں دوست ان سے فائدہ اٹھائیں ۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے نیچر میں قاعدہ رکھا ہے کہ جس وقت کوئی چیز پیدا ہوتی ہو وہی وقت جب دوسری دفعہ آئے تو اس چیز میں پھر جوش پیدا ہو جاتا ہے اسی قاعدہ سے رات کو اٹھنے میں اس طرح مدد مل سکتی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد کچھ عرصہ ذکر کرے اس کا فائدہ یہ ہوگا ۔ کہ جتنا عرصہ وہ ذکر کریگا صبح سے اتنا ہی قبل اس کی آنکھ ذکر کے لیے کھل جائے گی ۔

۲۔ عشاء کی نماز کے بعد بغیر کلام کیے سو جانا چاہیئے تاکہ دینی خیالات پر ہی آنکھ لگے ۔ اور سویرے کھل جائے ۔ دفتر کے کام یا اور کوئی ضروری کام عشاء کی نماز کے بعد منع نہیں مگر یہ ضروری ہے کہ سونے سے پہلے ذکر کرے ۔

۳۔ جب کوئی نماز عشاء پڑھ کر آئے اور سونے لگے تو تازہ وضو کرکے چارپائی پر لیٹے ۔ اس کا اثر قلب پر پڑتا ہے ۔ اور اس سے خاص قسم کی نشاط پیدا ہوتی ہے اور جب کوئی تازہ وضو کی وجہ سے نشاط کی حالت میں سوئے گا تو وہ آنکھ کھلتے وقت بھی نشاط میں ہی ہوگا ۔ اور اس طرح اس کو اٹھنے میں مدد ملے گی ۔

۴۔ سونے لگے تو کوئی ذکر کرکے سوئے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رات کو ذکر کرنے کے لیے جو اس کی آنکھ کھل جائے گی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے ایک ایک بار آیۃ الکرسی سورہ اخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور ہاتھ سارے جسم پر پھیرتے اور ایسا تین دفعہ کرتے ۔ اور پھر دائیں طرف منہ کرکے یہ دعا پڑھتے ۔

اللھم اسلمت وجھی الیک

الیک وفوضت امری الیک
رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجأ
ولا منجا الا الیک آمنت
بکتابک الذی انزلت وبنبیک
الذی ارسلت (ترمذی و بخاری)

۵۔ سونے کے وقت پختہ ارادہ کر لیا جائے کہ تہجد کے لیے ضرور اٹھوں گا ۔ اس طرح کرنے میں گو کوئی سو جائے گا مگر اس کی روح جاگتی رہے گی کہ مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں وقت جگانا ہے اور عین وقت پر خود بخود آنکھ کھل جائے گی ۔

۶۔ جن دنوں میں زیادہ نیند آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے ان میں نرم بستر ہٹا دیا جائے

۷۔ سوتے وقت معدہ پُر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس کا اثر قلب پر بہت پڑتا ہے ۔ اور انسان کو سُست کر دیتا ہے ۔

۸۔ جب انسان رات کو سوئے تو ایسی حالت میں نہ ہو کہ جنبی ہو یا اسے کوئی غلاظت لگی ہو ۔ صفائی کی حالت میں سونے والے کو ملائکہ آکر جگا دیتے ہیں لیکن اگر صفائی میں فرق ہو تو پاس نہیں آتے ۔

۹۔ بستر پاک اور صاف ہو بستر کی پاکیزگی روحانیت سے خاص تعلق رکھتی ہے ۔

۱۰۔ سونے سے پہلے دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے دل میں کسی کے متعلق کینہ یا بغض تو نہیں ہے اگر ہو تو اس کو دل سے نکال دینا چاہیئے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روح کے پاک ہونے کی وجہ سے تہجد کے لیے اٹھنے کی توفیق مل جائے گی ۔

اللہ تعالیٰ سب احباب کو نوافل اور تہجد کی برکات سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا کرے اور خدا کرے کہ سب احمدی نماز تہجد کے معمول کے عادی بن جائیں ۔ آمین

درخواستِ دعا

خاکسار کی چند دنوں میں دو تین دفعہ نکسیر پھوٹی ہے کافی خون بہہ گیا ہے افاقہ کے بعد دوبارہ حملہ ہوا ہے تمام احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت بخشے ۔

نیز میرے دو بیٹے بیرونِ ملک ہیں ان کی صحت و عافیت اور بہتری کے لیے دعا کی درخواست ہے ۔

(عبدالرحیم عابد مربی سلسلہ)

اظہار تشکر

ہمارے پیارے بیٹے عزیزم ودود احمد سلمہ کی ۶/۸۴ کو المناک وفات پر عزیزوں اور دوستوں نے کثرت سے خطوط کے ذریعہ اظہار تعزیت و ہمدردی کیا ہے ۔ اور بہت سے احباب و خواتین ۔ ربوہ اور کراچی بالمشافہ بھی ہمارے اس غم میں ہمارے ساتھ شریک ہوئے اور اظہار غمگساری کیا ۔ ہم ان سب مخلصین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے

(شیخ ظہور احمد ۔ امۃ المنان محمود دارالرحمت غربی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اس لائق سمجھ کر وہ ہمیں آزمائے اور ان ابتلاؤں کو ہنسی خوشی برداشت کرنے والی صبر و ثبات کی جو عظیم قوتیں اس مالک حقیقی نے ہمیں عطا کی ہیں وہ دنیا پر آشکار ہوں اور اس طرح ہم اس کی جناب سے عظیم ترکامیابیوں کے وارث ٹھہریں ۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہماری اس خوش بختی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" ہر ایک مومن اور پاک باطن اپنے ذاتی تجربہ سے اس بات پر گواہ ہے کہ جو لوگ صدق دل سے اپنے مولیٰ کریم حیثا نہ سے کامل وفاداری اختیار کرتے ہیں وہ اپنے ایمان اور صبر کے اندازہ پر مصیبتوں میں ڈالے جاتے ہیں اور سخت سخت آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں ان کو بدباطن لوگوں سے بہت کچھ رنج دہ باتیں سننی پڑتی ہیں اور انواع و اقسام کے مصائب و شدائد کو اٹھانا پڑتا ہے اور نااہل لوگ طرح طرح کے منصوبے اور رنگا رنگ کے بہتان ان کے حق میں باندھتے ہیں اور ان کے نابود کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں ۔ یہی عادت اللہ ان لوگوں سے جاری ہے جن پر اس کی نظر عنایت ہے ۔ غرض جو اس کی نگاہ میں راستباز اور صادق ہیں وہ ہمیشہ جاہلوں کی زبان اور ہاتھ سے تکلیفیں اٹھاتے چلے آئے ہیں ۔ سو چونکہ سنت اللہ قدیم سے یہی ہے اس لئے اگر ہم بھی خویش و بیگانہ سے کچھ آزار اٹھائیں تو ہمیں شکر بجا لانا چاہیئے اور خوش ہونا چاہیئے کہ ہم اس محبوب حقیقی کی نظر میں اس لائق تو ٹھہرے کہ اس کی راہ میں دکھ دیئے جائیں اور ستائے جائیں "

(اشتہار محک اخیار و اشرار ۔ سرمہ چشم آریہ کے آخر میں ص۱)

ننھے مجاہدین وقفِ جدید

۱۹۸۴ء کے ننھے مجاہدین وقف جدید کی پہلی قسط پیش خدمت ہے قارئین سے ان بچوں کے لیے دعا کی درخواست ہے ۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچوں اور ان کے والدین کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے آمین ۔

(مہتمم اطفال)

اطفال ربوہ

عزیزم مسعود احمد عمر ، عزیزم شعیب منیر ، عزیزم مقبول احمد مبشر ، عزیزم عمران انیل ۔ عزیزم سجاد حیدر ، عزیزم افتخار اللہ سیال ، عزیزم جمال احسن ، عزیزم احمد بلال ، عزیزم سیف الرحمٰن طاہر عزیزم مدثر احمد ، عزیزم محمد داؤد اجمل ، عزیزم توصیف احمد ، عزیزم افتخار احمد ، عزیزم شاہد مسعود عزیزم شاہد منصور ، عزیزم عثمان احمد دارالرحمت وسطی ، عزیزم اطہر محمود نامرآباد کالونی ، عزیزم نوید احمد عزیزم وسیم احمد ، عزیزم انعام اللہ تبصیر ، عزیزم وسیم احمد ابن نذیر احمد صاحب ، عزیزم وقار عبداللہ ، عزیزم آصف علی دارالعلوم وسطی ، عزیزم خالد کریم ، عزیزم حرم ، عزیزم سہیل احمد ، عزیزم شاہد احمد دارالبرکات عزیزم عبدالنور عقب ہسپتال ، عزیزم سلیمان احمد ، عزیزم محمد احسن باب الابواب ، عزیزم محمود احمد دارالرحمت شرقی ، عزیزم عبدالقیوم دارالرحمت غربی ، عزیزم ریحان احمد شاہد ، عزیزم وسیم احمد عزیزم شفیق احمد خالد دارالعلوم جنوبی ، عزیزم قمر احمد عزیز دارالرحمت وسطی ،

ناصرات الاحمدیہ ربوہ : عزیزہ نوید بشارت سائرہ ۱۴۶ ۔ صدر شرقی ۔

ناصرات الاحمدیہ ضلع راولپنڈی :۔ عزیزہ حمیرہ ارم ، عزیزم مقبول احمد طاہر ، عزیزہ زبیدہ بیگ عزیزہ امۃ القیوم صدف ، عزیزہ مجیدہ نصیر ، عزیزم احمد بلال ، عزیزم احمد عطاء العلیم خالد سٹیلائٹ ٹاؤن شرقی ، عزیزہ حامدہ سعید سول لائنز ، عزیزہ فاطمہ ، عزیزہ فائزہ ، عزیزہ نوشین ناصر عزیزہ امۃ البصیر سید پوری گیٹ ، عزیزہ مریم صدیقہ صادق آباد ، عزیزہ عامرہ ارم ، حلقہ البیت النور عزیزہ عظمیٰ اعجاز ، عزیزہ شہلا محمود ، عزیزم بابر منصور ، عزیزہ امینہ لالہ زار اردو منزل ، عزیزہ شیما ، عزیزہ سبیکہ ، عزیزہ فریحہ پشاور روڈ ، عزیزہ آمنہ ارم ملت کالونی ۔ عزیزہ طاہرہ فوزیہ چک لالہ ، عزیزہ فرحانہ شیخ بھاٹہ ، عزیزہ امۃ الآخر شفق ، عزیزم عرفان احمد عزیزہ صائمہ باسط ، عزیز مظفر احمد ، عزیزم عامر احمد ، عزیزہ حمامۃ البشریٰ ، عزیزم محمود قاص عزیزہ فرحت باسط ، عزیزم فہیم باسط ، عزیزم فاتح احمد ، عزیزم مظفر احمد ، عزیزہ عطاء الحود مبارکہ ، بچگان محمد احمد صدیقی صاحب عزیزم احتشام احمد ، عزیزم عبدالرحمٰن ،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ارشاداتِ عالیہ بقیہ صفحہ اوّل)

نہیں دیا جاتا اور ان کے لئے مصائب انعام کے رنگ میں ہو جاتے ہیں پس وہ الم میں نہیں پڑتے ان کے لئے رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ان کو ایسی جگہوں سے رزق دیا جاتا ہے کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ اس وجہ سے کہ ان کو قرب حاصل ہوتا ہے اور اس جلیل اور جبّار کے حرم میں ان کا ٹھکانہ ہوتا ہے پس حرم میں داخل شدہ کو کس طرح آگ میں ڈال دیا جائے اور کس طرح عذاب دیا جائے۔ انکی اولادوں کو بھی عذاب نہیں دیا جاتا بلکہ ان (کی اولادوں کی) اولادوں کو بھی نہیں اور ان میں سے ہر ایک پر رحم کیا جاتا ہے ..... یہ اس وجہ سے کہ وہ اپنے نفسوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کے راستے میں مر جائیں اور زندگی نہیں چاہتے۔ پس اللہ کا کرم یہ تقاضا کرتا ہے کہ جو انہوں نے دیا ہوتا ہے وہ اپنی طرف سے زیادتی کے ساتھ ان کی طرف لوٹا دے اور ان کو وہ چیز پہنچائے جو وہ کاٹ چکے ہوتے ہیں .... اللہ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں اور ان کا کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہیں اور ان کا ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ یہ اس قوم کا اجر ہے جو اپنے سارے وجود کے ساتھ اللہ کے ہو جاتے ہیں اور شرک نہیں کرتے اور وہ اس بات کو پورا کر دیتے ہیں کہ وہ اس کے ہو گئے ہیں اور اس کے بعد اس بات کو بدلتے نہیں۔ یہاں تک کہ وہ مر جاتے ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

اور ان کی علامات سے یہ ہے کہ وہ اپنے نفسوں سے اس طرح نکل جاتے ہیں جس طرح سانپ اپنی کینچلیوں سے باہر آجاتے ہیں۔ ان کی آتشیں جلنے کے بعد بجھ جاتی ہیں۔ پھر ان میں نئے سرے سے پاکیزہ خواہشات پیدا کی جاتی ہیں اور ان کے لئے وہ تیار کیا جاتا ہے جو ان کے نفس مطمئنہ چاہتے ہیں۔"

(ترجمہ از عربی تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷)

اعلان برائے لجنات

بابت چندہ جات

شعبۂ مال کے نو ماہی جائزہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ اجتماع اور ممبری ناصرات موصول ہوا ہے براہ کرم تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ جات نہیں بھجوائے۔ جلد از جلد وصول کر کے مرکز بھجوانے کی کوشش کریں۔ تاکہ بجٹ پورا کیا جا سکے۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رفق اور قولِ حسن بھی اخلاق میں سے ہے

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"چوتھی قسم ترک شر کے اخلاق میں سے رفق اور قولِ حسن ہے اور یہ خلق جس حالتِ طبعی سے پیدا ہوتا ہے اس کا نام طلاقت یعنی کشادہ روئی ہے۔ بچہ جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ بجائے رفق اور قولِ حسن کے طلاقت دکھلاتا ہے۔ یہی دلیل اس بات پر ہے کہ رفق کی جڑھ جہاں سے یہ شاخ پیدا ہوتی ہے۔ طلاقت ہے۔ طلاقت ایک قوت ہے۔ اور رفق ایک خلق ہے جو اس قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی تعلیم یہ ہے۔

"وقولوا للناس حسنا (۲-۸۲) لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب۔ (۴۹-۱۲) اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا..... واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم (۴۹-۱۲) ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا۔

ترجمہ:۔ یعنی لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ جس سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھے ہوں۔ بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھی ہو اور عیب مت لگاؤ۔ اپنے لوگوں کے بُرے بُرے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو۔ ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔ کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں اور یاد رکھو کہ ہر عضو سے مواخذہ ہوگا۔ اور کان، آنکھ، دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔" (روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۵)

(نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

روزگار کے متلاشی احباب توجہ فرمائیں

نائیجیریا میں ہمارے ایک دوست کو اپنی کارپٹ فیکٹری کے لئے مندرجہ ذیل کارکنوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ قالین ساز۔ ایسا سینئر اور تجربہ کار مکینیشن جو مندرجہ ذیل مشینوں پر کام کر سکتا ہو۔

1- ANXINSTER MACHINE
2- VAN DE WILLE MACHINE

۲۔ انجینئر۔ ایسا سینئر انجینئر جو الیکٹریکل / مکینکل کوالیفیکیشن کے علاوہ ٹیکسٹائل اور کارپٹ انڈسٹری کا تجربہ رکھتا ہو اس کا کام مکینکل ایکوپمنٹ اور پلانٹ کی نگرانی ہوگا۔

۳۔ جنرل مینیجر۔ ایک تجربہ کار مکینکل انجینئر جس کے پاس انڈسٹریل انجینئرنگ کی ڈگری ہو اور کارپٹ انڈسٹری اس کی پروڈکشن۔ مارکیٹنگ اور کوالٹی کنٹرول وغیرہ کا تجربہ رکھتا ہو۔

جو احباب قالین سازی کی صنعت سے وابستہ ہوں یا رہ چکے ہوں اور باہر جا کر کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ مہربانی کر کے مخاطب کے نام دیتہ کی جگہ چھوڑ کر انگریزی میں ٹائپ کر کے اپنے کوائف۔ تجربہ اور سندات کی فوٹو سٹیٹ نقول معہ تصدیق امیر صاحب مقامی نظارت ہذا کو ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کو معلمین کی ضرورت

پنشنران اور ریٹائر شدہ احباب کیلئے خدمتِ دین کا موقعہ

اس وقت تعلیم و تربیت کے کام کے لئے جماعت کو ہزاروں خادمانِ دین کی ضرورت ہے۔ جماعتوں کی طرف سے معلمین کے لئے کثرت سے مطالبات آرہے ہیں لیکن معلمین کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے مطالبات پورے کرنے میں سخت دقت پیش آتی ہے۔

لہٰذا پنشنران اور ریٹائر شدہ احباب کے لئے تحریک کی جاتی ہے کہ جو دوست خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور صحت اچھی ہو اور تعلیم میٹرک یا مڈل ہو۔ وہ وقفِ زندگی کرکے اپنے آپ کو اس کارِ خیر کے لئے پیش کریں اور اپنی درخواستیں مقامی صدر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ دفتر ہذا کو بھجوائیں۔ درخواست آنے پر ان کو انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کیا جائے گا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں صرف ۲ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیشِ نظر اپنے وعدہ کی جلد عد فی صد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل)

ایک اور پیش رفت

نیو خان روڈ رنرز (ائر کنڈیشنڈ فلائنگ کوچ) کے ایجنٹ المصوّر ٹریول ایجنسی نے اپنا علیحدہ آفس کا آغاز نزد جنرل پوسٹ آفس ربوہ میں کر دیا ہے۔ اب المحمود برٹش ایئر ویز سے ہمارا قطعاً کوئی تعلق نہیں رہا، ہم اپنے معزز مسافر حضرات کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ اپنے آرام دہ اور پُر سکون سفر کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں ہمارا تعاون ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گا۔ ان کے ساتھ ہمیں یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی اور مسرت ہو رہی ہے کہ اہالیانِ ربوہ کی سہولت کے لیے کراچی اور پشاور کی بکنگ بھی شروع ہو گئی ہے کراچی اور پشاور کی بکنگ کے لیے ضروری ہے کہ کم از کم ۲۴ گھنٹے قبل بکنگ کروائی جائے۔ اپنے سفر کو آرام دہ پُر سکون اور پُر لطف بنائیے۔

ضروری نوٹ:۔ ایک عدد کلرک اور مددگار کارکن کی ضرورت ہے جو حضرات خواہشمند ہوں وہ لوکل پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر درخواستیں بھجوا دیں۔

المصوّر ٹریول ایجنسی
نزد جنرل پوسٹ آفس
ربوہ

خط و کتابت
کرتے وقت چٹ نمبر
کا حوالہ ضرور دیں

بہترین سوتی ریشمی اور اونی کپڑے
بارعایت خریدنے کیلئے
ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں۔
پرنس کلاتھ ہاؤس
صدر بازار اوکاڑہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خوشخبری

سفر کی سہولت کیلئے
جہاں بھی جانا ہو۔ جس وقت بھی جانا ہو۔
گاڑی کرایہ پر مل سکتی ہے
ایڈوانس بکنگ بھی ہوتی ہے۔
رابطہ کے لیے
باجوہ کلاتھ سٹور
فون ۵۶۸

ربوہ میں پہلی مرتبہ

پنجاب اور کراچی کی بہترین ملوں کے سستے کپڑے کا ڈپو کا افتتاح ہو چکا ہے کپڑا بہت کم قیمت پر

نام کپڑا	عرض	قیمت
سلک ساٹن	۴۳"	۱۴/- میٹر
پیلس ٹو یو بوروی کراچی	۴۳"	۱۲/- "
جیکارڈ پرنٹ کراچی وبرسی	۴۳"	۱۲/- "
چاندنی پرنٹ	"	۱۴/ "
جرسی رضائی پرنٹ	ایک عرض	۱۵/- "
کراچی کے مشہور پرنٹ دوپٹے باڈر میں اور ریشمی کٹ پیس بھی		

نام کپڑا	عرض	قیمت
کوہ نور سفید فیبرون ۵ ہزار	۳۶"	۱۳/۵۰
اور مارکون 4004		
فائیو سٹار فیبرون سفید	۳۶"	۱۲/۲۵
بنزا سوٹنگ	۳۵"	۱۵/-
سمر ٹیکس روی ملز و اسپلہ سوٹنگ	۳۵"	۱۸/-
S.P. ٹھا	۳۶"	۱۲/-
کاٹن رضائی	۳۴"	۵/۲۵

کوئٹہ کلاتھ ہاؤس نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ انارکلی مارکیٹ ربوہ

بفضلِ تعالیٰ

آئیڈیل سٹینڈرڈ شاپنگ سنٹر کا افتتاح ہو چکا ہے۔

جنرل سٹور کی جملہ اشیاء، ہوزری، ڈیکوریشن پیس اور دیگر کئی قسم کی ورائٹی میں انتہائی مناسب قیمت پر اشیاء دستیاب ہیں

خدمت میں پیش پیش

آئیڈیل سٹینڈرڈ شاپنگ سنٹر

(اقصیٰ روڈ ربوہ)